عالم جلیل اور ادیب بے بدل مولانا قاضی اطہر مبارک پوری کا سانحہ ارتحال

گذشتہ دنوں علمی حلقوں کو اس جگر شگاف اور دل خراش سانحہ نے افسردہ کر دیا کہ برصغیر کے مشہور عالم دین، عالم اسلام کے عظیم ادیب، محقق اور درجنوں عربی اور اردو کی تاریخی تحقیقی اور ادبی کتابوں کے مصنف جناب مولانا قاضی اطہر مبارکپوری نے داعئی اجل کو لبیک کہا۔ قاضی صاحب مرحوم کافی عرصہ سے بیمار اور صاحب فراش تھے۔ ان کی وفات حسرت آیات سے جو خلا علمی حلقوں میں پیدا ہوا ہے۔ اس کا پر کرنا اگر محال نہیں تو بہت ہی مشکل ضرور ہے۔ مرحوم نے تن تنہا پورے ایک اکیڈمی اور ادارے کا کام کیا ہے۔ اور عرب و عجم کو اپنی گراں مایہ تصانیف کی بدولت ایک علمی لڑی میں پرونے کی کامیاب کوششیں کیں۔ آپ کی تصانیف اور گراں قدر تحقیقات بلاشبہ حوالے کے طور پر ہمیشہ یاد کی جائیں گی۔ اور برصغیر کا کوئی بھی مورخ آپ کی ان تحقیقات سے پہلوتہی نہیں کر سکتا۔ آپ نے جو کام کیا۔ وہ عالم اسلام کیلئے ایک تاریخی اثاثہ ہے۔

بلاشبہ اس قحط الرجال دور میں آں مرحوم کا انتقال عالم اسلام بالعموم اور برصغیر کیلئے بالخصوص ایک بہت بڑا المیہ اور عظیم سانحہ و نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی ان جلیل القدر خدمات کے صلہ میں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اور انکے نسبی اور روحانی پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کی برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دارالعلوم میں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

اسی حوالے سے "الداعی" کے مدیر جناب مولانا نور عالم خلیل امینی صاحب استاذ عربی ادب دارالعلوم دیوبند کا ایک قیمتی اور ادیبانہ و عالمانہ منفرد اسلوب نگارش کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

دارلعلوم حقانیہ کے دورہ حدیث کے طالب علم جناب محمد نذیر کی شہادت

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ افغانستان میں طالبان تحریک ملک میں قیام امن اور اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے جو تاریخی جدوجہد کر رہی ہے۔ اور تاریخی قربانیوں اور ایثار کا جو زرین باب اپنے خون جگر سے رقم کر رہی ہے۔ اور جس جواں مردی کے ساتھ اپنی سرزمین کو ان عناصر سے پاک کرنے کیلئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں تاریخ میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ انہیں شاہین صفت نوجوانوں میں سے ہمارے دارالعلوم کے جواں سال وجیہ و شکیل مولوی محمد نذیر جو کہ ہر وقت ایک فوجی واسکٹ میں ملبوس رہتا تھا اور گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ محاذ جنگ میں دشمن کے ساتھ برسرپیکار ہے۔ اور بالآخر فتح کابل کے موقعہ پر پل خشتی کے قریب بت خاک کے مقام پر اسی لباس فاخرہ میں جام شہادت نوش کیا۔

آخر کیا وجہ ہے اور یہ کونسا ایسا مقناطیسی جذبہ ہے کہ کاروان عشاق کو اپنی جانب مسلسل کھینچ رہا ہے۔ اور آخر کس جنس نایاب کیلئے یہ جنس گراں مایہ لٹا رہے ہیں۔

ع------ اے کہ میگوئی چرا جامے بجانے میخری  این سخن باساقی ما گو کہ ارزاں کردہ است